مظہر الدین شاعر دربار تھے
عشقِ آقا سے رہے سرشار تھے

وہ بوقتِ سحر کہتے نعت تھے
دن میں سنتے غم زدوں کی بات تھے

لوگ آتے تھے زیارت کر سکیں
اور مرادوں سے بھی جھولی بھر سکیں

آپ تھے درویش طینت بے غرض
مدحت سرکار کرنے کو عرض

اہل دنیا سے بچاتے وقت تھے
چاہِ دنیا کے مخالف سخت تھے

صاف باطن پاک دل تھے اس لئے
رکھتے دنیا سے وہ رغبت کس لئے

ان کو تھیں محبوب نعتیں شاہ کی
دنیا داری سے نہ رسم و راہ تھی

کہتے رہتے نعت اس ذیشان کی
کرتے تفسیریں بیاں قرآن کی

خود ولی اللہ بڑے در اصل تھے
اولیاء اللہ کی ہی نسل تھے

حلقۂ احباب بھی تھے اولیا
سارے پیرزات و مشائخ رہنما

مل کے کرتے دین پر غور و فکر
یا احادیثِ نبیؐ زیرِ نظر

محفلیں ہوتیں بڑی ہی رات تک
جا پہنچتے وہ خدا کی ذات تک

وہ روحانی محفلیں وہ روز و شب
ہو گئی ہیں قصۂ پارینہ اب

پر بڑی رغبت ہے مجھ کو نعت سے
اور الفت ہے نبیؐ کی ذات سے

شاہؒ کی چاہت ہے خوں میں گھل گئی
زاہدہ کو یہ وراثت مل گئی

جب خدا وند دو عالم کی ہوئی جلوہ گری
میرے سرکار کی تخلیق ہوئی ایسی گھڑی

جس کی تخلیق پہ یزداں بھی رہا ہے نازاں
اوّلیں نور کی پیاری سی وہ تصویر بنی

جب خدا دیکھ بصد ناز فدا تم پہ ہوا
میری جاں میں تیری الفت کی کلی تب تھی کھلی

جب بٹا صدقہ محمدؐ کے حسین پیکر کا
آپؐ کے نام کی خیرات تھی دامن میں بھری

جب تھی اللہ نے کی اپنے محمدؐ کی ثنا
نعت کہنے کی رسم ایسے ہی وقتوں سے چلی

چشمِ رحمت نے بصد ناز تجھے جب چوما
چوم لینے کی تیرے نام کو تب رسم پڑی

پھر بنے پیکرِ نوری کے لئے عرش بریں
اور بہلانے کی خاطر ہی بریں خلد بنی

آپؐ کے نور سے روشن ہوئے سارے عالم
تجھ پہ سو جان سے قرباں تیری تنویر پڑی

آپؐ کا ذکر کرم ایدِ کرم بن اٹھا
نعت کہنے کی تمنا کی ہے تعبیر ملی

جب سنا شافعؐ محشر کے کرم کا چرچا
مجھ سی عاصی بھی حضورؐ آپؐ کے قدموں میں گری
تمؐ نہ بخشو گے تو پھر اپنا گزارہ ہی نہیں
میرے آقاؐ تیریؐ رحمت کی ضرورت ہے بڑی
زاہدہ تم کو مبارک ہو یہ راہِ فردوس
رحمتِ حق کی نظر تم پہ بہت خوب پڑی

کروں میں بیاں کیسے دن رات گزرے
بلاؤں کے لشکر جو آفات اترے

پڑے زور پر تھے خبیث اور شیطان
کٹے روز و شب میرے حیران پریشان

بڑی مضطرب اور پریشان تھی جب
علالت ضلالت میں غلطاں تھی جب

کہانی کہوں کس سے درد و الم کی
شقی قلب لوگوں کے ظلم و ستم کی

میرے دل سے طوفان جذبات ابھرے
تو قرطاس پر بن کے برسات اترے

سہارے تیرے میں نے دن ہیں گزارے
توہی تو ہے مشکل کشا میرے پیارے

نبی مکرم کی نظر کرم سے
میرے پیارے آقا کے لطف اتم سے

میرے احکم الحاکمین نے سنوارے
بنے کام بگڑے تمہیں ہو سہارے

مجھے جب بھی تیری ضرورت پڑی ہے
ملائک کی اک فوج سر پر کھڑی ہے

جو امداد دیکھی تھی انگشت بر دنداں
ظلم ڈھانے والے ہیں اندرونِ زنداں

بہت کرتے رہتے ہیں حیلے بہانے
بہت ہو گئے ہیں جہنم روانہ

سخی کا ہے دستِ کرم میرے سر پر
کبھی کوئی غم بھی نہ آئے گا در پر

تیری رحمتوں میں بڑا چین پایا
مزے سے گزاری بہت لطف آیا

جو بگڑی بنی ہے تجھی سے بنی ہے
زمانے میں ایسا کوئی کب غنی ہے

لٹا دے جو لطف و عطا کے خزانے
سبھی تیرا کھاتے ہیں گاتے ترانے

کبھی دل جو شکوہ کناں ہو ہمارا
دیا ہے مجھے صرف تو نے سہارا

جو ہو زائرہ کو بلاؤں نے گھیرا
تو نصرت کو بھیجے ہیں تب میرے آقا

ہم شہہ ابرار کی باتیں کریں
صاحب کردار کی باتیں کریں

آپ کے اخلاق سے ہوں فیض یاب
آپ کے انوار کی باتیں کریں

ہم سجائیں گھر میں ان کی محفلیں
نعمت غفار کی باتیں کریں

رحمۃ اللعالمین بن آئے جو
اپنے اس سالار کی باتیں کریں

خیر امت ہم ہوئے جن کے سبب
ایسے کرم یار کی باتیں کریں

جو رہے امت کی خاطر مضطرب
مہرباں سرکار کی باتیں کریں

رتیا ہیلی امتی کے ورد میں
چشم اشک بار کی باتیں کریں

خیر لے کر آ گئے دنیا میں جو
محسن و غمخوار کی باتیں کریں

اس امام الانبیاء ختم الرسل
سرور و سردار کی باتیں کریں

ہم بھی مانگیں آپؐ سے رحمت کی بھیک
اور سخی سرکارؐ کی باتیں کریں

جن سے ملتی ہے گلوں کو تازگی
مالک گلزار کی باتیں کریں

جن کے در پر قوس قزحؐ ہے کھڑی
اس سپہ سالارؐ کی باتیں کریں

جن کی جنت میں رہیں گے ہم سبھی
مالکؐ اور مختارؐ کی باتیں کریں

سلسبیل و کوثر و تسنیم کے
صاحب اختیار کی باتیں کریں

جو شفاعت کرتے ہوں گے حشر میں
حامیؐ و دلدارؐ کی باتیں کریں

جن کی خاطر جنتیں تھیں منتظر
ان سے عشق و پیار کی باتیں کریں

چھوڑ دو دنیا کی باتیں چھوڑ دو
خواہ مخواہ اختیار کی باتیں کریں

جن کی خاطر زاہدہ کہتی ہے نعت
رب کے اس شہکارؐ کی باتیں کریں

آئی ہوائے طیبہ ان کا کرم ہوا ہے
دربار مصطفیٰ تک پہنچی میری دعا ہے
میں سوچتی تھی کیسے پیغام ان کو بھیجوں
تیری گلی کی خوشبو دل میرا چاہتا ہے
اذنِ حضور پا کر جنت میں تیری آؤں
یوں تو خیال مجھکو منظر دکھا رہا ہے
سر میں ہمارے سودا سرکار کا ہے رہتا
جن کے لئے ابھی تک یہ دل دھڑک رہا ہے
نعلین پاک کی جب تصویر میں نے چومی
میرا وجود ہلکا کچھ اور ہو گیا ہے
میرا غرور ہو تم کہتی ہوں نعت تیری
تیرے سوا جہاں میں کب کوئی دوسرا ہے
حیرت ہے مجھ کو کیسے دیوان لکھ رہی ہوں
میرا ہے کون رہبر؟ آقا کی یہ عطا ہے
اللہ کی رحمتوں سے تیرے قریب ہوں میں
سر پر کریم کا اب دستِ کرم دھرا ہے
کہہ کر تمہاری نعتیں کٹتا ہے وقت میرا
تیری عنایتوں سے میرا وقت کٹا ہے
کوشش رہی جہاں کی ہم بھول جائیں تم کو
چاہت میں تیری شاہا دل ڈوبتا گیا ہے
کرتی ہے تنگ گھیرے دنیا ظلم ستم سے
اس نابکار دنیا کا ہر ظلم سہا ہے
کہتے ہیں بت پجاری ہو جاؤں ساتھ ان کے
واللہ کافروں کا تو راستہ جدا ہے
آتش پرست اپنا اک جال بن رہے ہیں
بیکار ہیں عمل بھی دجال کا گیا ہے

مل بیٹھ کر منافق ہیں سازباز کرتے
اللہ ان کو سمجھے اللہ سے دعا ہے
یہ بدنصیب لوطی ہیں فعلِ بد کے عادی
شیطان کے ہیں پجاری شیطان نا خدا ہے
اللہ کی طرف سے لعنت برس رہی ہے
اس فعلِ بد نے ان کو ملعون کر دیا ہے
ایسے غلیظ بد سے اللہ کی پناہ ہے
منہ موڑنا ہدایت سے جن کا مشغلہ ہے
کرنا نہ دوستوں کو تم داغدار لوگو
بچتے رہو یہاں پر گو امتحاں کڑا ہے
ہم کو نبیؐ کے سائے میں تا ابد ہے رہنا
محبوبِ کبریا جب ہم سب کا رہنما ہے
نقشِ قدم پہ ان کے ہم کو ہے چلتے رہنا
وہ شافعؐ عاصیاں ہیں ان سے فنا بقا ہے
منظور ہیں ہمیں تو صلِّ علیٰ کی راہیں
معراج جانے والے کا راستہ بھلا ہے
ہم کو قبول سارے ارکانِ دینِ آقاؐ
الحمد تم میرے ہو اور دینِ حق تیرا ہے
قدموں میں آپؐ کے ہے ہم کو ہمیشہ رہنا
مختارِ حشر تو ہے ہم سب کا مدعا ہے
جب ساتھ ہوں گے آقاؐ چین و سکوں رہے گا
پھر زاہدہ کو پرواہ دنیا کی کب بھلا ہے

خدا نے کی نعت سرکارؐ کی
مدح کرے اللہ نے دلدار کی

خدائے زمین و زماں نے کہا
میرا مصطفیٰؐ ہے میرا دلربا

محمدؐ پیارے ہے نور و ضیا
سبھی پیارے ہیں یہ ارض و سما

جہاں جو بھی ہو میری مخلوق ہو
میرا حکم ہے ساری تخلیق کو

سبھی کرتے رہنا نبیؐ کی ثنا
اگر چاہتے ہو میری تم رضا

کرو سب کرو پیش سرکارؐ کو
درود و سلام شاہِ ابرار کو

خدا ورد رکھے ہمہ قدسیاںؐ
وظیفہ یہی ہے سر عرشیاں

سہل ہے زباں پر درود و سلام
نہیں اس سے بہتر کوئی اور کام

تمہیں بھی ملے جائے عالی مقام
رہو ہر زمانے میں تم نیک نام
مقدر میں تیرے ہو دارالسلام
پڑھو زاہد بس درود و سلام

حمد

بڑی شان والے ہے والی توئی
جہاں کے گلستاں کا مالی توئی
تو حیّ قیوم اور مختارِ کل
ہیں بے شک تیرے فیصلے سب اٹل
تو چاہے بگاڑے بنائے جسے
تیرے ہاتھ ڈوری ہیں پتلے تیرے
یہ شاداب کلیاں یہ غنچے یہ پھول
کرشمۂ قدرت ان ہی میں ہیں پھول
کہیں آبشاروں کا دلکش سماں
کہیں کوہساروں پہ تیرے نشاں
تیرے چاند تاروں میں تیری ضیا
ثمر پھول کو کردی خوشبو عطا
یہ سب کیا ہیں، سب ہیں نشانی تیری
یہ سب کہہ رہے ہیں کہانی تیری
سمندر سیاہی ہو جنگل قلم
بیاں کرسکیں نہ تیری شان اتم
میں ناداں نکمی یا مجہول ہوں
محمدؐ کے قدموں کی میں دھول ہوں
تیری راہ جس سفر میں رہے
تیرے مصطفیٰؐ کی نظر میں رہے

حمد

اے بے نیاز اے میرے خدایا
تو خود سے آیا ہمیں بتایا
کہاں ہے رہتا کہاں سے آیا
نہ بھید تیرا کسی نے پایا
تجھے کس نے جنا نہیں ہے
تجھے کس سے بقا نہیں ہے

تو خود سے قائم رہے گا دائم
تیرا ہے سب کچھ تجھی سے قائم
تیرا ہی جلوہ ہے خشک و تر میں
تیری حکومت ہے بحر و بر میں
فضائیں تیری ہوائیں تیری
گھٹائیں تیری عطائیں تیری
ہے ملک تیری زمین ساری
امانتوں کی امین ساری
عرش کے جلوے تیرے سبب سے
فرش کی رونق تیرے ادب سے
جو دھوپ سورج سے پا رہے ہیں
یہ چاند تارے بتا رہے ہیں

غذا کے کھلیان پک رہے ہیں
یہ پھول جو لوگ تک رہے ہیں
پھلوں سے جھکتے شجر یہ سارے
پہاڑیوں کے حجر یہ سارے
یہ حسن اپنا دکھا رہے ہیں
تو ہی ہے خالق بتا رہے ہیں
تو ذرے ذرے میں ہے سمایا
ہمارے سر پر ہے تیرا سایا
ہر ایک شے میں تو ضو فشاں ہے
یہاں وہاں پر تو بے گماں ہے
تو زاہرہ کے ہے من کو بھایا
اے سب کے مالک میرے خدایا

بہتر نفس کربلا کو گئے
بہت دکھ الم سہ نے اس جا سہے
تھیں ویران و پرخار راہیں بہت
تھی تشنہ لبی سرد آہیں بہت

تھے خوں خوار و بدخواہ ہر سو کھڑے
جہنم کے پاسی بڑے تھے بڑے
مگر شاہزادوں کی کیا بات تھی
طلب لبس شہادت کی ہر رات تھی

حسنؑ جو نبیؐ جی کی تصویر تھے
شہادت کی منزل کے راہ گیر تھے
دلارے نبیؐ جی کے ابنِ علیؑ
کٹا سر شہادت انہیں جب ملی

میرا دل پریشاں ہے دل گیر ہے
کہ اصغر کے حلقوم میں تیر ہے
تھے حلقوم کاٹے گئے آپؑ کے
تڑپتے تھے لاشے پڑے آپؑ کے

فلک نے سماں ایسا دیکھا نہ تھا
یہ کربلا و بلا ہوگا سوچا نہ تھا
نبیؐ کے دلاروں کو میرا سلام
تیرے سنگ پیتی شہادت کا جام

تیری زاہدہ کا نہ ایمان ہے
کہ زینبؑ سے عالم پشیمان ہے

گئے کعبۃ اللہ کو با اہتمام
جو جبرئیلؑ لائے خدا کا پیام
نمازِ شکر کی ادا آپؐ نے
تھا شاہؐ کے سفر کا بہت انتظام
سواری کو براق بھی پیش کی
عرش کی چلیں آقاؐ عالی مقام
گئے کعبۃ اللہ سے معراج کو
تو اقصیٰ میں ٹھہرے کیا کچھ قیام
سبھی انبیاءؑ منتظر تھے وہاں
تھے سب مقتدی میرے آقاؐ امام
ہوں اوصاف تیرے تو کیسے بیاں
میرے مصطفےٰؐ میرے خیرالانام
تیرا اعلیٰ رتبہ تیری اعلیٰ شان
سرِ عرش حق سے ہوئے ہم کلام
ملے جب خدا سے میرے شاہِ دیں
حمد پیش کرتے رہے نبیؐ تمام
خدا پڑھ رہا تھا درود و سلام
تھے سرکار خوش ہو کے کرتے کلام
مدح کرے اللہ نے سرکار کی
کہا میرے پیارےؐ ہو تجھ پہ سلام
شفاعت کی دستار بھی تجھ کو دی
نبوت بھی کر دی خدا نے تمام
تو اونچا ہے اونچوں سے اونچی ہے شان
شہنشاہِ لولاک ارفع مقام
کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
کرے زاہرہ پیش ہر صبح و شام

احکام شریعت کو بجا لانا ضروری
مجھکو تیری درگاہ پہ ہے جانا ضروری
اللہ کا فرمان ہے میرے حرم میں جاؤ
محبوبِ خدا پاک سے دربار میں آؤ
کچھ صدقہ و خیرات درود اور عبادت
کچھ عجز و نیاز اور نبی پاک کی چاہت
کچھ جشن کرم اللہ کا پانے کے لئے کر
اور سجدے بھی اللہ کو منانے کے لئے کر
2 کچھ عرض گزارو کہ عنایات کریں گے
1 ہے حکم خدا تو یہ کی نیت جو کرو تم
اللہ کے دربار میں ہو عرض معافی
آقا کی شفاعت سے گناہوں کی تلافی
سرکار گنہگار تیرے در پہ کھڑی ہے
ہو نظرِ کرم سر پہ بڑی سخت پڑی ہے
مشکل ہے بہت اور بڑی دور کنارا
گھیرا ہے مصائب نے نہیں کوئی سہارا
سلطانِ امم شاہِ امم تیری دہائی
ہوں معاف گناہ اور ملے غم سے رہائی
دلدل میں پھنسے پاؤں تھاما مجھ کو نکالو
اور زاہدہ اپنی کو میرے آقا بچا لو

جس کی خاطر یہ جہانِ رنگ و بو پیدا کیا
حق تعالیٰ نے اسی کو حوضِ کوثر بھی دیا

ہیں مبارک جو نبیؐ کے جانثاروں میں رہے
نام اپنا تو فقط ہے نام لیوا میں رہا

جس نے رکھا پیار سے محبوبؐ کو دلدارؐ کو
اس خدا کا شکر ہم کو نام لیوا میں کیا

آنے والے بعد میں سرکارؐ کے سب امّتی
پہلے والوں سے بھلے ہیں شاہؐ نے یہ بھی کہا

چاہنے والو محمدؐ مصطفیٰؐ کو ساتھیو!
ہو مبارک جس کو بھی سرکارؐ نے اپنا لیا

میرے آقاؐ ہیں جہانِ عرشیاں کے بادشاہ
شکر ایزد ہم کو امت میں شہنشاہؐ کی کیا

آپؐ کا وعدہ ہے امت کو ملے گی سلسبیل
جامِ کوثر بھی پئیں گے عہد اس کا بھی دیا

نور کے ٹکڑے ملیں گے اس گدائے شاہؐ کو
جو رہا نظروں میں شاہؐ کی ان کے ٹکڑوں پر پلا

اس مسافر کا نصیب قابلِ صد رشک ہے
جو گیا سرکار کے در پہ ہی جا کر مر گیا

بارگاہِ حق میں حبیب کی پیش نعتِ مصطفیٰ
حق نے خوش ہو کر نوازا بھر دیا دامن میرا

زاہدہ کو ہو مبارک حمد نعتوں کا صلہ
حق سے فردوسِ بریں میں گھر بہت اچھا ملا